روسی کابینہ میں رسّہ کشی

مارچ میں صدر یلسن نے روسی کابینہ میں بڑے پیمانے پر ردّو بدل کا فیصلہ کیا۔ جس کے بعد وزیر اعظم وکٹر چرنومیردین کی طرف سے یہ بیان منظرعام پر آیا کہ حکومت میں اب مزید تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ بعد کے واقعات نے ان کا یہ بیان غلط ثابت کر دیا۔ جس سے ان کی ساکھ بُری طرح مجروح ہوئی۔ استعفوں اور برطرفیوں کا ایک بار پھر سلسلہ چل نکلا۔ یوں لگتا ہے صدر یلسن کے دل میں وزیر اعظم چرنومیردین کے لیے کوئی احترام نہیں رہا ہے جو پوری وفاداری سے ان کا ساتھ نبھاتے آئے ہیں۔

مسلسل بیماری سے شفا یابی کے بعد صدر یلسن ملک سے بدعنوانی کے خاتمہ، معیشت کی تشکیل نو اور حکومت کی ناقص کارکردگی جیسی خرابیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے تازہ دم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم چرنومیردین کے زبردست حریف اناطولی چوبائیس اور بورس نمتسوف کو نائب وزراء اعظم کے عہدوں پر فائز کر دیا ہے۔ اناطولی چوبائیس اور بورس نمتسوف روس میں مغربی طرزِ جمہوریت اور آزاد معیشت کے متمنی ہیں۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور یورپی بنک برائے تعمیر و ترقی بھی ایسے ہی روس کے خواہاں ہیں۔

اناطولی چوبائیس اور بورس نمتسوف دونوں ہی اس وقت صدر یلسن کی بھرپور تائید و حمایت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ تاہم ایوان زیریں ڈوما میں انہیں شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ اصلاحات پسندوں اور کمیونسٹوں و قوم پرستوں پر مبنی پارلیمانی اتحاد کے درمیان قدرتی گیس، بجلی اور ریلوے کے اداروں کے مستقبل پر رسّہ کشی جاری ہے۔ اصلاحات پسند متعلقہ اداروں کو توڑنے یا ان کی تشکیل نو پر مصر ہیں۔ وزیر اعظم چرنومیردین کو جان بوجھ کر اس رسّہ کشی سے دور رکھا جا رہا ہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ نائب وزیر اعظم چوبائیس اور آئی ایم ایف دونوں سے یکساں نفرت کرنے والے بیرونی اقتصادی تعلقات و تجارت کے وزیر اولیگ ڈاویڈوف نے، جو وزیر اعظم چرنومیردین کے دوست ہیں، یکم اپریل (۱۹۹۷ء) کو اپنے عہدے سے استعفاء دے دیا تھا۔ وزیر اعظم چرنومیردین کے ایک اور طرفدار وزیر محنت جنادی ملکیان بھی تین اپریل کو مستعفی ہو گئے تھے۔ اگلے روز پیٹرولیم اور بجلی کے وزیر اور گیزپران گیس کمپنی کے سابق نگران سربراہ پائیوٹر روڈیونوف بھی اپنے پیش روں کی تقلید کرتے

ہوئے وزارت سے علیحدہ ہو گئے تھے۔
وزیر اعظم وکٹر چرنومیر دین دنیا کی سب سے بڑی گیس کمپنی گیزپران کے منتظم (boss) رہ چکے ہیں۔ جب پٹرولیم اور گیس کی وزارت کا قلمدان ان کے ہاتھ میں تھا اُنہوں نے گیزپران کو نجی ملکیت میں دے دیا تھا اور خود کمپنی کے ایک بڑے حصّہ کے مالک بن گئے تھے۔
چوبائیس اور نمتسوف گیزپران کو متعدد چھوٹی چھوٹی کمپنیوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ آئی ایم ایف بھی ایسا ہی چاہتا ہے۔ اس وقت گیزپران کے ۴۰ فیصد حصص حکومت کی ملکیت ہیں۔ گیزپران کو چھوٹی کمپنیوں میں تقسیم کرنے کے لیے روسی ایوان زیریں ڈوما میں رائے شماری کرائی گئی۔ ۳۳۲ ووٹوں کی بھاری اکثریت تقسیم کے خلاف پڑی۔ صرف ایک ووٹ تقسیم کے حق میں پڑا۔
بورس نمتسوف کے بقول اندازاً چار بلین ڈالر کے مساوی ریاست کا قرض گیزپران کے ذمہ واجب الادا ہے۔ بورس نمتسوف کہتے ہیں: "تمام پروفیسروں، ڈاکٹروں، فوج اور پولیس افسروں کے ذمہ مجموعی واجب الادا ٹیکس سے بھی زیادہ گیزپران کے ذمہ واجب الادا ہے"۔

وسط ایشیائی ریاستیں: بنیادی معلومات

ترکمنستان: ریاستی خاکہ

جغرافیہ

محل وقوع: وسطی ایشیا، بحیرۂ کیسپیئن کے ساتھ سرحد ملتی ہے، ایران اور ازبکستان کے درمیان واقع ہے۔
حوالہ جات نقشہ: ایشیا، آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ، وسطی ایشیا اور معیاری وقت کے عالمی خطّے

رقبہ

کل رقبہ: ۴۸۸،۱۰۰ مربع کلومیٹر - **زمینی رقبہ:** ۴۸۸،۱۰۰ مربع کلومیٹر - **زمینی سرحدیں:** ترکمنستان کی کل ۳،۷۳۶ کلومیٹر طویل سرحدیں ہیں۔ ۷۴۴ کلومیٹر لمبی سرحد افغانستان، ۹۹۲ کلومیٹر لمبی سرحد ایران، ۳۹۷ کلومیٹر لمبی سرحد قازقستان اور ۱۶۲۱ کلومیٹر لمبی سرحد ازبکستان کے ساتھ ملتی ہے۔
سواحل: ترکمنستان خشکی میں گھرا ہونے کے باعث سواحل سے محروم ہے۔ **نوٹ:** (ترکمنستان کی